

مسودہ



برائے

جماعت یازدہم و دوازدهم

تیار کردہ

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد

ایبٹ آباد

ستمبر 2002

پیش لفظ

کسی بھی معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے جتنے عوامل درکار ہوتے ہیں ان میں مؤثر ترین حیثیت تعلیم کی ہے جس کے ذریعے افراد کی سیرت اور انداز فکر کو نئے اور صحت مند سانچے میں ڈھالا جاسکتا ہے ان افراد پر مشتمل قوم ہی ترقی یافتہ اور عصری تقاضوں سے شناسا قوم بن سکتی ہے۔ تعلیم کی یہ اہم حیثیت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ تعلیمی منصوبہ بندی پر زیادہ سے زیادہ کاوش کی جائے تاکہ تعلیمی عمل واقعی وہ نتائج پیدا کر سکے جو اس سے متوقع ہوں۔

فروع نصاب ایک ایسا مسلسل عمل ہے جو وطن عزیز کی آزادی سے لے کر اب تک جاری ہے۔ وزارت تعلیم، وفاقی حکومت، اسلام آباد کے احکامات کی تعمیل میں صوبائی ادارہ نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ نے پرائمری سے اعلیٰ ثانوی سطح تک پشتو زبان کا نصاب کا مسودہ تیار کرنے کیلئے پشتون زبان کے ماہرین کا اجلاس طلب کیا جنہوں نے اپنی ماہرانہ کاوشوں سے پرائمری۔ وسطانی۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجے تک اس نصاب میں ضرورت کے مطابق کچھ تبدیلیاں کیں۔ بعض جگہوں پر پہلے موضوع کو ہٹا کر نئے موضوعات کو جگہ دی ہے اور کہیں تھوڑا بہت رد و بدل کیا گیا ہے۔ لیکن کسی طور پر بھی ۲۰۰۲ء کی تعلیمی پالیسی کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

اس نصاب کی تشکیل سے نہ صرف جدید نصاب کے تقاضے پورے ہونگے بلکہ اس سے پشتو زبان کو فروغ حاصل ہونے کیساتھ ساتھ اس کے مجوزہ مقاصد بھی پروان چڑھیں گے۔

امید ہے کہ اس ضمن میں ماہرین کی کاوشیں بار آور ثابت ہونگی (انشاء اللہ)

عمر فاروق

ڈائریکٹر

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ

صوبہ سرحد۔ ایبٹ آباد

تعارف

پشتو ایک تسلیم شدہ علاقائی زبان ہے جو نہ صرف مادری زبان کے طور پر صوبہ سرحد بلکہ بلوچستان اور پنجاب کے کچھ حصوں میں بھی بولی جاتی ہے۔ اس کا پس منظر عمیق ادب و ثقافت سے مزین ہے۔ معتبر دانشوروں اور شعراء کا کام تاریخ و ادب کے میدان میں تحقیق کرنے والوں کیلئے بہت ہی مفید اور قدر و قیمت کا حامل رہا ہے۔

صوبہ سرحد میں پشتو بولنے والوں کی اپنی روایات، رسم و رواج اور ثقافت کا ورثہ ہے عربی اور پشتو زبان و ثقافت میں بہت سی قدریں مشترک ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ پشتو بولنے والے بھی اتنے ہی اسلام پسند اور محبت وطن ہیں جتنے عرب مسلمان۔

حکومت صوبہ سرحد نے 1984ء میں پشتو زبان کی علاقائی اور قومی اہمیت کے پیش نظر اسے ان علاقوں میں جہاں پشتو بولی جاتی ہے پر انمری سطح پر درس و تدریس کا ذریعہ قرار دیا۔ اسی مقصد کے پیش نظر حکومت نے بنام پراجیکٹ برائے پشتو ترجمہ شروع کیا تاکہ پر انمری سطح پر تمام درسی کتب جو اردو زبان میں میسر ہیں کو پشتو زبان میں منتقل کیا جاسکے۔ یونیورسٹی سطح پر ایک اختیاری مضمون کے طور پر پہلے ہی سے پشتو شامل نصاب ہے۔

پشتو زبان کی اہمیت اور حیثیت

جس طرح تعلیم کسی قوم کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی طرح زبان کو بھی تعلیم کے فروغ میں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے قومی مقاصد میں جہاں نئی نسل کے ہر فرد کو اپنی تاریخ اور تہذیب و تمدن سے آگاہی پر زور دیا گیا ہے وہاں قومی زبان اردو کی تدریس کے ساتھ علاقائی زبانوں کی تدریس کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ہماری تعلیمی درس گاہوں میں دیگر علاقائی زبانوں اور السنہ شرقیہ کے ساتھ ساتھ پشتو زبان کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ:

- ۱۔ پشتو زبان صوبہ سرحد اور بلوچستان کے باشندوں کی اکثریت کی مادری زبان ہے۔ پنجابی اور سندھی کے ساتھ پشتو بھی پاکستان میں بولی جانے والی تیسری بڑی زبان ہے۔
- ۲۔ پشتو زبان کی قدامت کا اندازہ تقریباً پانچ ہزار سال لگایا جاتا ہے اس کا تحریری اور ابجدی سرمایہ بھی تقریباً بارہ سو سال پرانا ہے۔
- ۳۔ پشتو زبان دنیا کی ان زبانوں میں شامل ہے جن کو اقوام متحدہ میں مسلمہ زبانوں کی حیثیت حاصل ہے اور اقوام متحدہ میں مسلمہ ۸۲ زبانوں میں پشتو شامل ہے۔
- ۴۔ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں انقلابی پشتو ادب نے جو کردار کیا ہے۔ وہ تحریک پاکستان اور تاریخ آزادی کا روشن باب ہے۔
- ۵۔ اسلام کی تبلیغ اور اسلامی فکر کی تعلیم میں عربی فارسی کے ساتھ پشتو زبان کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔
- ۶۔ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال کے افکار اقبالیات پشتو ترجمہ کی صورت میں پشتو ادب کا حصہ بن چکے ہیں جس سے ایک طرف تو پشتو شاعری میں موضوع کے لحاظ سے وسعت پیدا ہوئی تو دوسری جانب ملکی وحدت اور قومی یکجہتی کو فروغ ملا ہے۔

۷۔ پشتو مختلف اصنافِ فکر و فن کے اعتبار سے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں نہ صرف شامل ہے بلکہ ادبی اعتبار سے انکی ہم پایہ بھی ہے۔

۸۔ پشتو زبان اس تہذیب و ثقافت کی آئینہ دار ہے جس میں اسلامی افکار اور علاقائی مزاج کی مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

۹۔ پشتو کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر دنیا کے بڑے بڑے ممالک نے اس زبان کی نشریات کا انتظام کیا ہے تقریباً ۲۶ ممالک سے پشتو زبان کی نشریات کا سلسلہ جاری ہے۔

۱۰۔ ملک کے بیشتر حصوں میں سکولوں اور کالجوں کی سطح پر اس زبان کی تدریس کا انتظام موجود ہے۔

اور اکثر یونیورسٹیوں میں اس کے تدریسی شعبے قائم ہو چکے ہیں۔ پشاور یونیورسٹی نے گزشتہ تقریباً ایک عشرے سے زائد عرصے سے پشتو زبان و ادب میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا اہتمام کیا ہے۔

۱۱۔ پشاور یونیورسٹی میں پشتو اکیڈمی تقریباً سینتالیس ۷۴ سال سے علمی ادبی اور تحقیقی کام میں مصروف ہے اور بلوچستان میں بھی ایک پشتو اکیڈمی قائم ہے۔

۱۲۔ ملک کے اندر اور باہر اعلیٰ ملازمتیں اور ادبی خدمات انجام دینے اور سیاسی، تجارتی اور معاشرتی وابستگی کو فروغ دینے کیلئے پشتو ادب ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اس لئے ازمی ہے کہ پشتو زبان کو اس طرح پڑھایا جائے کہ قومی وحدت اور ملکی استحکام کے سلسلہ میں زندگی کے مختلف شعبوں میں اسے جو ذمہ داریاں سونپی جائیں اور ان سے پوری طرح عہدہ براہو سکے۔

۱۳۔ پشتو نثر اور نظم کے فن پارے کسی بھی ترقی یافتہ زبان سے کم نہیں ہیں۔ اور یہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

۱۴۔ اس زبان کو بولنے اور سمجھنے والے ملک کے ہر حصہ میں باسانی دستیاب ہیں۔ اس لئے صوبہ کی درس گاہوں میں زیر تعلیم بچوں کیلئے پشتو کی تدریس کا مناسب انتظام ضروری ہے۔

۱۵۔ پشتو زبان کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت صوبہ سرحد نے 1984 میں ایک نوٹیفکیشن جاری

کیا جسکی رو سے پشتو بولنے والے علاقوں میں پشتو زبان کو پرائمری سطح پر ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے۔ اور اب گورنمنٹ پرائمری سکولوں میں تمام مضامین ماسوائے اردو اور انگریزی کے پشتو ہی میں پڑھائے جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف Drop out میں کمی آجائےگی بلکہ اگر ایک بچہ پرائمری کے بعد تعلیم جاری نہ بھی رکھ سکے تو وہ خواندہ ہوگا۔

تدریس پشتو کے عمومی مقاصد

کسی قوم کا نظام تعلیم ایسے افراد کی تعلیم و تربیت پر زور دیتا ہے۔ جو اس کے نصب العین اور اعلیٰ اقدار و روایات کی تکمیل و حصول میں مفید اور موثر ثابت ہوں۔ تدریس زبان وہ واحد ذریعہ ہے۔ جو ایسے افراد کی تعلیم و تربیت کر کے مطلوبہ مقاصد کے حصول میں نہایت واضح موثر اور نمایاں کردار ادا کرتی ہے اور زبان کی مدد سے دیگر مضامین کے تصورات کو ذہن نشین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

لہذا ترتیب کتب، انتخاب مواد تدریس، گفتگو اور مضامین کے عنوانات اور بالخصوص اساتذہ کی تربیت اور طریق کار میں مختصر یہ کہ ہر مرحلے پر قومی مقاصد کی عکاسی ضروری ہے۔ اس لئے پشتو زبان کی تدریس کے دوران مندرجہ ذیل قومی مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے۔

۱۔ دین اور وطن کی لازوال محبت کے ساتھ ساتھ بچوں میں باہمی ربط ایثار، ہمدردی اور اخلاص کے جذبات پیدا کرنا۔

۲۔ بچوں کے دل میں اسلامی عقائد و ارکان سے محبت پیدا کرنا اور اسلامی اقدار کے مطابق ان کی شخصیت کی نشوونما کرنا۔

۳۔ بچوں کے دل میں پاکستانی ملت کے تمام باشندوں کیلئے یکساں محبت اور احترام کے جذبات پیدا کرنا۔

۴۔ انہیں مخلص اور دیانت دار انسان بننے اور ان میں محب وطن، خادم خلق اور مجاہد قوم بننے کا احساس پیدا کرنا۔

۵۔ بچوں میں پشتو زبان کے ساتھ ساتھ قومی زبان اور دیگر علاقائی زبانوں کا احترام پیدا کرنا۔

۶۔ بچوں کو وطن پاک کی مشترک تہذیبی اقدار کا حامل بنانا اور قومی ادب و ثقافت کے ذریعے خدمت کرنے کے قابل بنانا۔

۷۔ بچوں میں اسلامی ممالک اور ملت اسلامیہ کیلئے محبت اور یگانگت کا جذبہ پیدا کرنا۔

۸۔ بچوں کو تکریم محنت، سادہ زندگی اور خود اعتمادی اور سخت کوشی کا عادی بنانا۔

۹۔ بچوں کو زندگی کے اعلیٰ و ارفع مقاصد پر نظر رکھنے کے قابل بنانا اور ان میں دینی اور قومی تقاضوں کی طرف

توجہ دینے کی عادت پیدا کرنا۔

- ۱۰۔ بچوں میں سرزمینِ پاک کی سالمیت اور تحفظ کیلئے ایثار اور قربانی کے جذبات ابھارنا۔
- ۱۱۔ بچوں کو نظریہ پاکستان کو ایک مسلمہ حقیقت کی حیثیت میں تسلیم کرنے کے قابل بنانا۔
- ۱۲۔ بچوں میں اہم قومی تہواروں اور قومی تقریبات کی اہمیت کا احساس پیدا کرنا۔
- ۱۳۔ بچوں میں مشاہدہ، تجسس اور دریافت کا جذبہ ابھارنا، تخلیقی صلاحیتیں اجاگر کرنا اور ان میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ۱۴۔ بچوں کو معاشرتی ماحول سے واقفیت دلانا اور ان میں بدلتے ہوئے معاشرتی حالات سے مطابقت کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- ۱۵۔ علاقائی زبان کی مدد سے بچوں کو اپنی تہذیب، ثقافت اور زبان سے روشناس کرانا اور اسے سمجھنے میں مدد

دینا۔

پښتو جماعت يازدهم كړه لپاره مجوزو موضوعات / عنوانات

عنوان	موضوع گانې
1) د پښتو زوړ ادب الف- زوړ نثر ب- ج- پښتو (ترجمې)	د بايزيد انصاري (پير روښان) نه تر خوشحال خان خټک پورې - د خوشحال خټک نه تر شلمې صدۍ ابتدا پورې (فني ارتقا او معاشرتي رجحانات) د نورو ژبو د فن پارو وړو مې ترجمې چې د قامي يووالي په لوړ رهنمائي كوي.
2) جديد پښتو نظم	1- قومي، اخلاقي، مزاحيه، منظرية، واقعاتي او بيانيه نظمونه چې قومي يووالي، ملكي استحكام، نظريه پاكستان او د وطن مينه تقويه كوي. 2- په موجوده وخت كېنې د ازاد نظم د ارتقائي سفر يو څو نمونې شاملې كړي.
3) جديد غزل	1- تغزل 2- ژبه 3- لنډوالې 4- اخلاقيات 5- معاشرتي مسئلې حقله اظهار خيال او د نوې شاعري اصطلاحات.
4) اولسي ادب	د پښتو اولسي ادب سره د طالب علمانو پېژندگلي په خصوصي توگه ټپه، چاربهټه، بدله، نيمكې، كسرونه

زوړ ادب (د نثر حصه)

د مضمونونو فهرست

کتابونه

بايزيد انصاري (پير روښان)

خبر البيان

اخون دروېزه بابا

مخزن الاسلام

خوشحال خان خټک

د ستار نامه

گوهر خان

قلب السبر

افضل خان

تاريخ مرصع

محمد هوتک

پټه خزانه

پير معظم شاه

تواريخ حافظ رحمت خاني

مولوی احمد	گنج پښتو
منشی احمد جان	د قصه خوانی گپ
میر احمد شاه رضوانی	بهارستان افغانی

ترجمې

عبدالقادر خان	گلدهسته
میان محمد یوسف کاکا خېل	توبه النصوح
میان حسیب گل کاکا خېل	نقش نگین
محمد نواز طائر	خلاصه الانساب
پروفیسر نور شاه جهان انور	گلدهسته رومی

د نظم حصه (جدید)

د داسې نظمونو انتخاب وکړئ چې طالب علمان پرې د نظم صنفونه وپېژني. لاندې صنفونه او موضوع گانې په نظر کېنې وساتئ.

الف - قومی نظمونه	د - منظریه نظمونه
ب - اخلاقي نظمونه	ه - واقعاتي نظمونه
ج - مزاحیه نظمونه	و - بیانيه نظمونه (پابند او ازاد)

د کلام د خوبولو د پاره لاندیني شاعران په نظر کېنې وساتئ:

عبدالخالق خلیق	سمندر خان سمندر	اجمل خټک
امیر حمزه خان شینواری	میان سېد رسول رسا	محمد یوسف ادریس
صاحبزاده محمد ادریس	فضل حق شېدا	
عبدالغنی خان	ایوب صابر	
پرېشان خټک	عبدالرحیم مجذوب	
س، ب، ب	یونس خلیل	
پیر گوهر	راحت زاخیلی	
محمد نواز طائر	سلمی شاهین	

اقبالیات:

د اقبال د نظمونو د ترجمې په حقله دې لاندیني مترجمین په نظر کېنې وساتلے شی.

حکیم عبدالمنان، راحت زاخیلی، قاضی عبدالحکیم اثر، شېر محمد مېنوش، عبدالله جان اسیر، امیر حمزه خان شینواری، سید تقویم الحق کاکا خېل، حافظ محمد عبدالقدوس، ډاکټر اقبال نسیم خټک.

جدید پښتو غزل:

د لاندینو شاعرانو د کلام نه دې انتخاب وکړم شی۔

احمد دین طالب، علامه عبدالعلی، فضل احمد غر، سمندر خان سمندر، امیر حمزه خان شینواری، میان سېدر رسول رسا، فضل حق شهدا، خیال بخاری اشرف مفتون، طاهر کلاچوی، اثاری گل اثار، صاحبزاده فېضی، شمس الزمان شمس، رشید علی دهقان، ایاز داود زمی، یونس خلیل، مراد شینواری، قلندر مومند، عبدالله جان مغموم، عبدالرحمن شباب، افضل رضا، رحمت الله درد، روغ لېونی، محمد نواز طائر، عبدالستار عارف، فېض الله فېض، ډاکټر محمد اعظم اعظم، خېبر افریدم، ساحر افریدم، لائق شاه درېه خېل، منتظر بهتېر، غازی سیال، مطیع الله قربشی، نور شاه جهان انور، فوزیه انجم، زېتون بانو، سلمی شاهین، ډاکټر اقبال نسیم خټک، ډاکټر راج ولی شاه خټک، خواجه محمد سائل، محمد اسلام ارماني، ډاکټر یار محمد مغموم، حمید الیاس، اکرام الله گران داور خان داود، داد محمد دلسوز، نیاز محمد عاجز، عبدالکریم بریالی، عبدالله دروېش، محمود ایاز (کوټه)۔

اولسی ادب:

پدې حقله دې لاندې شاعران په نظر کېنې وساتلې شی چې د عوامی شاعرانو هم په کتاب کېنې مناسب نمائندګی وشي:

محمد فیاض خټک، باجوړی استاد، نورالدین اخون، محمد علی متنی، علی حېلر جوشي، نور صاحب، پیر گوهر، مرزا زخمی جیګر، سېد اکبر صابر۔

قواعد برائے جماعت یولسم

قواعد

تشبیه، استعاره، تلمیح

مطلع، مقطع، قافیہ او دردیف تمرین او مثالونه۔

تذکیر او تانیث (غېر حقیقی)

روداد/ مکالمه/ روزنامچه

درخواست/ رسید

تلخیص

تخصیصات:

سائز

سطرین ۲۳

ضخامت ۲۰۰/۱۸۰

مجزوه موضوعات / عنوانات برائے جماعت دوازدھم

عنوان	موضوع گانہ
1- د پښتو جديد ادب (1350 هـ نه د موجوده وخته پورې)	1- مضمونونه، قامی، اخلاقی، ادبی، معاشرتی، سائنسی 2- افسانې 3- ډرامې 4- سفرنامې 5- طنز و مزاح 6- جدیدې ترجمې
2) د پښتو زور نظم او غزل	الف- د امیر کروړ نه د روښانیانو دور پورې (د فنی او مذهبی رجحاناتو نه خبر بدل) - ب - د روښانیانو دور (تصوف، مذهبی رجحانات، د پښتو د عروضی شاعری د ارتقائی مرحلو اندازه) - ج- د خوشحال خټک نه تر شلمې صدی د شروع پورې (د مختلفو مکاتب فکر او د مختلفو اصناف سخن نمائندگی او وضاحت)
3) اولسی ادب	ټپه / لنډی / مصرعه ، چاربهته ، لوبه، بدله، نیمکی ، بگتی
4) مختلف شعری صنفونه	جدید قطعات او رباعیات، مرثیے، قصیدې او مثنوی نه موزون انتخاب او د نظم د دې صنفونو د جدیدو رجحاناتو نه د طالب علمانو خبرول -

د پښتو جديد ادب (د نثر حصه)

عنوان	موضوع گانې
(1) مضمونونه	<p>الف- قومي او ملي مضمونونه</p> <p>ب- ادبي مضمونونه</p> <p>ج- علمي مضمونونه</p> <p>د- تاريخي مضمونونه (چې تعلق ئې تاريخ اسلام، تاريخ پاکستان او علاقاني تاريخ سره وي)</p> <p>ه- سائنسي او معلوماتي مضمونونه</p> <p>و- د ناولتيا (الودگي) او د انساني حقوقو پخپله يو مضمون دې وليکلې شي</p> <p>- د لاندېنو مصنفينو نه د ځينو مضمونونو انتخاب دې وکړې شي-</p> <p>مولانا عبدالقادر، قاضي عبدالحليم اثر، دوست محمد خان کامل، حافظ محمد ادريس، سيد انوارالحق، امير حمزه خان شينواري، ميان سېد رسول رسا، پرېشان خټک، محمد نواز طائر، عبدالروف نوشهروي، جهانزېب نياز، تقويم الحق کاکا خېل، عبدالکافي اديب، ميان عنوان الدين کاکا خېل، فضل احمد غلزي، سلطان محمد صابر، سيال کاکړ، شمس الدين مخلص پُردل خان خټک، ډاکټر اقبال نسيم خټک، ډاکټر محي بي مریم، ډاکټر راج ولي شاه خټک، ډاکټر پروېز مهجورخوېشکي، ډاکټر يار محمد مغموم-</p> <p>نوټ: تمام مضامين کې تعداد 11 سے زياده نه هون-</p>
(2) افسانه	<p>د لاندېنو مصنفينو نه د ځينو افسانو انتخاب دې وکړې شي- راحت زاخيلي، نادر خان بزمي، قلندر مومند، گل افضل خان، ارباب رشيد احمد خان، محمد نواز طائر، طاهر بخاري، زېتون بانو، هدايت الله خټک، طاهر افریدم، صفيه حليم، شرين زاده خدو خېل، اکمل اسد ابادي-</p> <p>نوټ: مندرجه بالا حضرات ميں سے صرف 3 افسانے منتخب کيځئ-</p>

<p>(3) ڈرامہ</p>	<p>د لاندینو مصنفینو نه دې د ځینو د ڈرامو انتخاب وکړې شی۔ خو د موضوع په لحاظ سره د تنوع دې خاص خیال وساتلې شی چې په دې حصه کېنې تاریخي او اصلاحی ڈرامې راشی۔ عبدالاکبر خان اکبر، امیر حمزه خان شینواری، میا سیدرسول رسا، اپس امی رحمان کاکاخېل، سعدالله جان برق، سمندر خان سمندر رضا مهندي، ډاکټر خالقداد امیر، محمد اعظم اعظم، همایون همدرد افضل رضا، گل افضل۔ نوټ: صرف دو ڈرامې منتخب کیجنې۔</p>
<p>4- طنز و مزاح</p>	<p>د لاندینو مصنفینو نه دې د ځینو د لیک انتخاب وکړې شی ابوالمعانی ازاد، سید تقویم الحق کاکاخېل، عیدالله جان مغموم، افضل رضا، سعدالله جان برق، عبدالغنی خان، سید خالقداد امید، ډاکټر محمد اعظم اعظم۔ نوټ: صرف 3 مضامین کا انتخاب کیجنې۔</p>
<p>5- سفرنامې</p>	<p>د لاندینو مصنفینو د لیک نه دې د ځینو انتخاب وکړې شی۔ حمزه خان شینواری، عبدالاکبر خان اکبر، میا اکبر شاه، محمد نواز طائر، طاهر افریدم، سیده فائده بیګم۔ نوټ: سفر نامه صرف ایک منتخب کیجنې۔</p>
<p>6- زور نظم / غزل</p>	<p>امیر کروړ، بهت نیکه، ملک یار غرشین، بنکارندوی، اکبر زمیندواری ارزانی، ملا مست زمند، مرزاخان انصاری، دولت لوانې، مخلص کریم داد، ملا الف هوتک، خوشحال بابا، اشرف خان هجری، عبدالرحمان بابا، عبدالقادر خان خټک، سکندر خان، صدر خان، حلیمه خټکه، مصری خان ګګیانې، سعید خټک، بابو جان، طالب رشید، عبدالحمید بابا، خواجه محمد بنگېن، معزالله خان مومند، کامگار خان، کاظم خان شیدا، میا عبدل، میا قاسم، حسین، اشرف خلیل، عثمان، مهین، فاضل، غفور، یونس خېرې، میا نعیم، میا شریف، بهل اشغری، بیر محمد کاکړ، احمد شاه ابدالی، حافظ الپوری، علی خان، محمدی صاحبزاده، قمبر علی، قاسم علی افریدم، عبدالعظیم سواتی، شمس الدین، عبیدالله، اسعد سوری۔ نوټ: صرف 20 نظم اور غزل کا انتخاب کیجنې۔</p>

7- شعری صنفونه	<p>(رباعیانی، قصیدې، مثنوی، مرثیې، تضمین)</p> <p>په دې حقله دې د لاندینو شاعرانو د کلام نه فائده واخستې شي۔</p> <p>فضل احمد غر، امیر حمزه خان شینواری، سمندر خان سمندر، صنوبر حسین، میان سېد رسول رسا، خوشحال خان خټک، عبدالقادر خان خټک، معزالله مہمند، صاحبزاده محمدی، صدرخان خټک، اشرف خان، عثمان، عبدل، غفور، شېخ شیون، سلطان بھلول لودھی، شېخ عیسیٰ مشوانی، خواجه محمد بنگش، سعید بابا، کاظم خان شېدا، عبدالحمید مومند، بېل، کامگار خټک، علی خان، بیر محمد کاکړ، شیر محمد مینوش، الف جانہ خټک، محمد دین مقید، پریشان خټک یونس خلیل، طالب رشید، اسعد سوری، بی بی زینب۔</p> <p>نوټ: اولسي ادب میں جتنے اصناف دیے گئے ہیں ان میں ہر ایک صنف کی صرف دو دو کا انتخاب کیجئے۔</p>
----------------	---

قواعد

د فاعل او مفعول سره د فعل مطابقت۔

رموز اوقاف (د امدادی افعال په توګه خو مصدرونه)

خط، په ځان تېر حالات (آپ بیتي)

مضمون

تخصیصات:

سائز $\frac{23 \times 8}{8}$

سطریں ۲۳

ضخامت ۲۲۰/۲۰۰

امتحانی نقطہ نظر سے موضوعات کی تقسیم

سال اول	سال دوم
حصہ نثر	حصہ نثر
مضامین	مضامین
طنز و مزاح	سوانح / شخصیات نگاری
علاقائی ادب / افسانہ	ناول / ڈرامہ
مکاتیب	سفر نامہ
حصہ نظم	حصہ نظم
نظم	نظم
غزل	غزل
قواعد و انشا	قواعد و انشا
روداد / مکالمہ	مضمون
تلخیص	خط / آپ بیتی
درخواست / رسید	قواعد
قواعد	

امتحانی نقطہ نظر سے نمبروں کی تقسیم

<u>سال اول</u>		<u>سال دوم</u>	
دیے گئے اقتباس کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح	۱۵ نمبر	دیے گئے اقتباس کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح	۱۵ نمبر
سبق کا خلاصہ	۱۰ نمبر	سبق کا خلاصہ	۱۰ نمبر
اسباق پر سوالات	۵ نمبر	اسباق پر سوالات	۵ نمبر
نظم کی تشریح	۱۰ نمبر	نظم کی تشریح	۱۰ نمبر
غزل کی تشریح	۱۰ نمبر	غزل کی تشریح	۱۰ نمبر
نظم کا خلاصہ	۵ نمبر	نظم کا خلاصہ	۵ نمبر

<u>قواعد و انشا</u>		<u>قواعد و انشا</u>	
روداد/ مکالمہ/ روزنامہ	۱۰ نمبر	مضمون	۲۰ نمبر
تلخیص	۱۰ نمبر	خط/ آپ بیتی	۱۰ نمبر
درخواست/ رسید	۱۰ نمبر	قواعد	۱۵ نمبر
قواعد	۱۵ نمبر		

نوٹ۔ جہاں ممکن ہو معروضی طرز کے سوالات شامل کیے جائیں۔

سفارشات برائے اساتذہ کرام

نظام تعلیم میں استاد کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لہذا نصاب پر کامیابی سے عمل کرنے کے لیے کالج کی سطح پر بھی تربیت یافتہ استاد کا ہونا ضروری ہے۔ جدید سائنسی دور اپنے ساتھ نئے تعلیمی رجحانات لا رہا ہے۔ اس حیثیت کے پیش نظر اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ استاد کو جدید طریقہ تدریس سے آشنا کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے درج ذیل سفارشات کی جاتی ہیں:-

- ۱۔ تجدیدی کورسوں کا انعقاد
- ۲۔ ٹیلی وژن کے توسط سے ادبی، لسانی اور تدریسی اعتبار سے مثالی اسباق
- ۳۔ ریفریش کورسوں کے ذریعے سے اساتذہ کی تربیت
- ۴۔ رہنمائے تدریس
- ۵۔ تربیتی اداروں میں جدید تعلیمی تکنیک پر خصوصی توجہ دی جائے اور ایسے طریقہ تدریس پر زور دیا جائے جو طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد سے پیدا شدہ مسائل کے حل کرنے میں معاون ہوں۔
- ۶۔ تربیتی اداروں میں اساتذہ کی عملی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے جس میں نصابی جائزے اور جانچ کے مختلف پیمانوں کی تشکیل، طلبہ کی رہبری اور مشاورت نیز متعلقہ نصابی سرگرمیوں اور مجموعی انتظام و انصرام کا عملی تجربہ بہم پہنچایا۔
- ۷۔ تربیتی کورسوں میں تجربہ کار اساتذہ کو تربیت دینے کا باری باری موقع فراہم کیا جائے۔
- ۸۔ تربیتی اداروں میں زبان و ادب کے تدریسی لوازمات کا خاص خیال رکھا جائے۔
- ۹۔ اصلاح تلفظ، صحت قراءت کے لیے اسباق ٹیپ کرائے جائیں اور تربیتی اداروں اور کالجوں کو مہیا کیے جائیں۔
- ۱۰۔ ہر استاد کو تین سال میں کم از کم ایک مرتبہ تجدیدی کورس میں ضرور شامل کیا جائے۔
- ۱۱۔ نئے اساتذہ کو تدریسی ذمہ داریاں سونپنے سے پہلے ان کے لیے تربیتی کورس کا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ تدریسی زبان کے جدید طریقوں سے واقف ہوں۔
- ۱۲۔ کالج کے اساتذہ کے لیے یونیورسٹی کی سطح پر تعلیمی ماہنامہ جاری کیا جائے جس میں جدید تعلیمی اور ادبی رجحانات کی عکاسی ہو اور اساتذہ کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع بھی ملے۔

عمومی سفارشات برائے پشتو نصاب

1. اساتذہ کی تربیت اس انداز پر کی جائے کہ وہ بچوں میں زبان و ادب کی ترقی کیلئے بنیادی مہارتوں پر بھرپور توجہ دیں۔ نیز بچوں میں ادبی ذوق پیدا کریں مطالعہ کی عادات کو ترقی دیں۔
2. ہر جماعت کی درسی کتاب پر اساتذہ کی رہنمائی کیلئے رہنمائے اساتذہ تیار کریں۔ جس میں نہ صرف اساتذہ کیلئے معلومات فراہم کی جائیں بلکہ درس و تدریس میں ان کی مناسب رہنمائی بھی کی جائے۔
3. بچوں کی عمر اور دلچسپیوں کے مطابق ہر سبق کی تدریس کے دوران دلچسپ مشاغل کا اہتمام کیا جائے۔ مثلاً

- ۱۔ اخبار یا کاغذ سے شکلیں کاٹنا۔
- ۲۔ تختہ سیاہ یا کاغذ پر پالتو جانوروں، پرندوں اور دیگر اشیاء کی تصاویر بنانا۔
- ۳۔ کاغذ یا مٹی سے ماڈل بنانا۔
- ۴۔ کتاب، کاغذ یا چارٹ پر بنی ہوئی سادہ شکلیں نقل کرنا۔
- ۵۔ اشیاء پر ناموں کے لیبل لگانا۔
- ۶۔ کتاب میں سے ہم آواز، مترادف یا متضاد الفاظ کی فہرست تیار کرنا۔
- ۷۔ حروف یا الفاظ کے تاش کھیلنا۔
- ۸۔ بیت بازی کرنا اور بیت بازی کیلئے اشعار یاد کرنا۔
- ۹۔ خوشخطی کی مشق کرنا۔ خوشخطی اور نظم خوانی وغیرہ کے مقابلوں میں حصہ لینا۔
- ۱۰۔ نامکمل تصاویر کو مکمل کرنا۔ نامکمل جملوں کو مکمل کرنا۔
- ۱۱۔ تصاویر پر گفتگو کرنا۔
- ۱۲۔ مکالمے اور مباحثے میں حصہ لینا۔
- ۱۳۔ تمثیل میں حصہ لینا۔
- ۱۴۔ قلمی دوستی کرنا اور روزمرہ مشاغل لکھنا (ڈائری لکھنا)

اراکین کمیٹی

- ۱۔ فرمان اللہ۔ SS پشتو
این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ ٹیکسٹ بک بورڈ
حیات آباد۔ پشاور
- ۲۔ نیاز محمد عاجز (آئی۔ ایم۔ ایس)
انسٹرکشنل میٹریل سپیشلسٹ
TLM ایٹ ٹیکسٹ بک بورڈ۔ پشاور
- ۳۔ مسز نگہت یاکمین (پشتو پروف ریڈر)
این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ ٹیکسٹ بک بورڈ
حیات آباد۔ پشاور
- ۴۔ مس نصیب النساء علوی (SS)
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد
ایبٹ آباد
- ۵۔ منیر احمد (SS)
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد
ایبٹ آباد
- ۶۔ کمال الدین (SS) کوارڈینیٹر
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد
ایبٹ آباد